إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸/۶

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹ ؍

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۳ فروری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۸۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ فروری۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر وعافیت ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی لڑکی سعیدہ صاحبہ اہلیہ مولوی عبد السلام صاحب عمر بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

مبلغین جو ورزشی ٹریننگ کے سلسلہ میں راجپورہ کیمپ لگائے ہوئے تھے۔ واپس آگئے ہیں۔

داؤد احمد پسر سید محمود اللہ شاہ صاحب بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ نیز غلام محمد صاحب اختر سٹاف وارڈن لاہور کا لڑکا حمید احمد شدید طور پر علیل ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو چاہیئے کہ خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرے

فرمایا:۔ خدا تعالےٰ نے یہ بات میرے دل میں ڈالی ہے۔ اور میری فطرت میں رکھدی ہے۔ کہ جب کوئی دوست مجھ سے الگ ہونے لگتا ہے۔ مجھے سخت قلق اور درد محسوس ہوتا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ خدا جانے۔ زندگی کا بھروسہ نہیں۔ پھر ملاقات نصیب ہوگی۔ یا نہیں۔ پھر میرے دل میں خیال آجاتا ہے۔ کہ دوسروں کے بھی تو حقوق ہیں بیوی ہے۔ بچے ہیں اور اور رشتہ دار ہیں۔ مگر تاہم جو چند روز بھی ہمارے پاس رہتا ہے۔ اس کے جدا ہونے سے ہماری طبیعت کو صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ ہم بچے تھے۔ اب بڑھاپے تک پہنچ گئے ہیں۔ ہم نے تجربہ کرکے دیکھا ہے کہ انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں۔ بجز اس کے کہ انسان خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرلے۔ ساری عقدہ کشائیاں دعا سے ہوجاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے۔ تو کیا ہے۔ صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے۔ جو خدا نے ہمیں دیا ہے۔ کیا دوست کے لیے اور کیا دشمن کے لئے۔ ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کرسکتے۔ ہمارے بس میں ایک ذرہ بھر بھی نہیں ہے مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کردے۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

نئے مبلغ فلسطین کی آمد اور سابق مبلغ کی روانگی

احباب کرام سے عاجزانہ درخواستِ دعا

اخویم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل بخیر و عافیت ۲۷ جنوری ۱۹۳۶ء کو اس جگہ تشریف لے آئے۔ احباب جماعت نے مولوی صاحب کی آمد پر اس خوشی کا اظہار کیا۔ مختلف دوستوں نے دعوتیں کیں گذشتہ اتوار کو حیفا اور کبابیر کی جماعت نے جامع سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود میں مولوی صاحب کی آمد اور میری روانگی کی مناسبت سے ایک عام دعوت طعام دی۔ بعض غیر احمدی اور مسیحی دوست بھی موجود تھے۔ مؤثر تقریریں کی گئیں۔ مولوی صاحب نے احباب کے اخلاص کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں خاکسار نے دوستوں کے گذشتہ محبانہ تعاون کا شکریہ اور آئندہ کے لئے ضروری امور کا ذکر کیا۔ اور احباب کو احمدیت کے بلند ترین مقاصد کے حصول کے لئے پوری جدوجہد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں ایک تعلیم یافتہ نوجوان نے بیعت کی۔ عصر کے بعد جو دوست موجود تھے۔ ان کا فوٹو لیا گیا۔

میں بلاد عربیہ کے احمدیہ مشن کا چارج مکرم مولوی صاحب کو دے کر ۹ فروری ۱۹۳۶ء کو اس جگہ سے بغداد کے راستہ دارالامان کے لئے روانہ ہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرے اس سفر کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ بلاد عربیہ میں جلد جلد احمدیت کو ترقی بخشے۔ آمین

خاکسار ابوالعطاء الجالندھری۔ از جبل الکرمل

فلسطین [illegible] فروری ۱۹۳۶ء

انّی معک کا مژدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے سلسلہ کے ان دنوں سرکار بھی خلاف
کچھ کچھ ہیں اس کے یار مددگار بھی خلاف

ہیں آریہ بھی غیظ و غضب۔ رنج کے شکار
آزاد اپنے زعم میں۔ احرار بھی خلاف

اور واہگرو کے خالصہ سردار بھی خلاف
مغرور اپنے یار بھی۔ اغیار بھی خلاف

عیسائی صاحبان کی جب دیکھتے ہیں ہم
رفتار بھی خلاف ہے۔ گفتار بھی خلاف

دامن کو ہو نہ شکوہ گریباں سے۔ گرچہ ہو
ٹوپی خلاف، جُبّہ و دستار بھی خلاف

دُنیا بھی ہو خلاف تو کچھ غم نہیں ہمیں
انّی معک کا مژدہ حسنؔ کم نہیں ہمیں

حسن رہتاسی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی طرف سے ۷ فروری کی لکھی ہوئی مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اچھی ہے۔ اور اہل قافلہ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ حضور ۵ فروری کو نواب شاہ سے حیدر آباد تشریف لے گئے۔ ریلوے سٹیشن پر شہر اور مضافات کے احباب موجود تھے۔ وہاں سے دوسرے دن واپس ناصر آباد تشریف لے آئے دو اصحاب نے حیدر آباد میں بیعت کی۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے لڑکے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ایک ایسے علاقہ میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جہاں ہر قسم کا خطرہ درپیش ہے۔ احباب ان کی حفاظت اور نصرت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کی دو لڑکیوں کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں خاکسار کی بڑی لڑکی عرصہ سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ خاکسار عبد الرحمن

(۲) میرا لڑکا بشارت احمد بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار غلام احمد ڈسپنسر حجرہ ضلع منٹگمری

(۳) خاکسار کا بھائی مجیب اللہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمود علی قادیان

(۴) خواجہ ثناء اللہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ بانڈی پورہ کشمیر ۱۵ دن سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی

عربی رسالہ "البشریٰ" کیلئے خاص اعانت

حضرت نواب چوہدری محمد الدین صاحب کا شکریہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ اس لئے میں نہایت اخلاص بھرے دل کے ساتھ حضرت چوہدری نواب محمد الدین صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ چوہدری صاحب موصوف نے عربی رسالہ "البشریٰ" کے لئے جناب ناظر صاحب تبلیغ کی معرفت ڈیڑھ سو روپیہ بھجوا کر ایک بہترین مثال قائم کی ہے جزاہ اللہ خیرا الجزاء۔ میری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کی عمر میں ان کے مال میں ان کی اولاد میں برکت عطا فرمائے۔ اور ان کو روحانیت کے بلند مدارج بخشے۔

اس موقعہ پر اگر میں یہ توقع رکھوں۔ کہ بعض دوسرے مستطیع اصحاب بھی اس کار خیر میں حصہ لے کر اجر کے مستحق ہوں گے۔ تو میری ایسی بیجا نہ ہوگی۔ کم از کم مدعا یہ ہے۔ کہ آپ رسالہ البشریٰ کے خریدار بنیں۔ خاکسار ابوالعطاء الجالندھری۔ از جبل الکرمل

لجنہ اماء اللہ قادیان کا ماہواری جلسہ

قادیان ۱۱ فروری۔ لجنہ اماء اللہ کا ماہواری جلسہ زیر صدارت خاکسار جلسہ گاہ مستورات میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عارفہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار کرم داد خاں صاحب نے کی نظم رضیہ بیگم اہلیہ مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا نے پڑھی۔ حبیبہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد شریف صاحب نے اپنا مضمون استقلال کامیابی کی کلید ہے کے موضوع پر سنایا۔ اس کے بعد استانی عنایت بیگم صاحبہ نے پابندی اوقات کے فوائد پر مضمون سنایا۔ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مظفر الدین صاحب نے حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مضمون پڑھا۔ حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل نے بھی تقریر کی۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ خاکسار مریم اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم

اردو زود نویس کی ضرورت

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء جس کے اجلاس بعد نماز جمعہ ۱۰ تا ۱۲ اپریل ۳۶ء ہوں گے۔ اس کی روئداد قلمبند کرنے کے لئے ایک اردو زود نویس کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی احمدی دوست اردو شارٹ ہینڈ سیکھے ہوئے ہوں تو بہتر ہوگا۔ اجرت وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔ پرائیویٹ سکرٹری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ

مسلمانوں کو خلیفۃ المسلمین کی ضرورت

مسلمانانِ عالم اور خصوصاً مسلمانانِ ہند کی مذہبی حالت جس درجہ قابلِ رحم اور لائقِ عبرت ہو چکی ہے۔ اور وہ خود جس سختی کے ساتھ اسے محسوس کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ حال میں جب یہ اطلاع پھرتی پھراتی ہندوستان میں پہونچی۔ کہ مصطفٰے کمال پاشا صدر حکومت ترکی کی طرف سے مصر کی عدالت میں اس امر کا دعوٰے دائر کیا گیا ہے۔ کہ مصر نے اپنے اوقاف کی وہ آمدنی ترکی کو بھیجنی کیوں بند کر دی ہے۔ جو خلافت عثمانیہ کے عہد میں قسطنطنیہ بھیجی جاتی تھی۔ تو جھٹ یہ قیاس آرائیاں ہونے لگیں کہ چونکہ صدر ترکی نے اپنے آپ کو خلفائے عثمانیہ کا جائز وارث اور جانشین قرار دے کر دعوٰے دائر کیا ہے۔ اس لئے اوقاف کی آمدنی انہیں حاصل ہو۔ یا نہ ہو۔ اور اس بارے میں ان کا دعوٰے قابلِ قبول سمجھا جائے۔ یا نہ سمجھا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ انہوں نے اپنے خلیفۃ المسلمین اور امیر المومنین بننے کا باقاعدہ اعلان کرنے کے لئے رستہ صاف کر لیا ہے حالانکہ صاف بات ہے۔ کہ اگر اوقاف کی آمدنی حاصل کرنے کا دعوٰے "خلیفۃ المسلمین" کے دعوے سے تعلق رکھتا ہے۔ تو چاہئے تھا۔ کہ پہلے یا کم از کم ساتھ ہی یہ دعوٰے بھی کر دیا جاتا۔ تا کوئی مانے یا نہ مانتا۔ آمدنی کے حصول کے دعوے کو تقویت حاصل ہو جاتی۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ اور غالباً صدر ترکی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ ہوگی کہ جس منصب کے نام و نشان کو وہ خود اس لئے ملیامیٹ کر چکے ہیں۔ کہ وہ ترکی کی تباہی کا باعث بن رہا تھا۔ اسے خود اختیار کر لیں۔ لیکن وہ مسلمان جو ایک طرف تو انتہائی پراگندگی میں مبتلا ہیں۔ اور دوسری طرف قوت متخیلہ کے سوا اور کچھ ان کے پاس نہیں رہ گیا۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ مصطفٰے کمال پاشا اب "خلیفۃ المسلمین" ہی بن کر رہیں گے۔ اور اخبار "احسان" نے جسے پچھلے دنوں اپنے خاص ذرائع سے یہ اطلاع بھی پہونچی تھی۔ کہ صدر ترکی نے ہندوستان پہنچ کر جماعت احمدیہ پر حملہ کرنے کے لئے اپنی فوجوں کو تیاری کا حکم دے دیا ہے۔ اس نے تو یہاں تک لکھ دیا۔ کہ:-

"سارے عالم اسلامی میں غازی اعظم کے اس نیک اقدام کا پرجوش اور پُر تپاک خیر مقدم کیا جائے گا۔ کیونکہ تمام دنیا کے مسلمان امارتِ شرعیہ۔ اور خلافت اسلامیہ کے ادارہ عالیہ کی عدم موجودگی کو بہت بُری طرح محسوس کر رہے ہیں۔ اور اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ عصر حاضر میں اس منصب جلیلہ کی ذمہ داریوں کا بوجھ سنبھالنے کے لئے ساری دنیائے اسلام میں غازی اعظم اتاترک سے زیادہ موزون اور کوئی شخصیت نہیں۔ اور اگر مسلمانوں کی کوئی آزاد سلطنت اس وقت اس منصب بلند کی عزت و شان کو برقرار رکھنے۔ اور اس کی کماحقہٗ حفاظت کرنے کی پوری پوری اہلیت رکھتی ہے۔ تو وہ ملتِ ترکیہ کے سوا اور کوئی ملت نہیں"

چونکہ اس کے متعلق قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا تھا۔ کہ جس خلافت کو صدرِ ترکی نے خود ختم کیا ہے۔ اسی کو وہ پھر کیونکر اختیار کر سکتے ہیں اس لئے اس بارے میں لکھا گیا ہے۔ کہ:-

"جس خلافت کو عہدِ حاضر کے ترک مدبروں نے منسوخ کیا تھا۔ اس کی حیثیت عضوِ معطل سے زیادہ نہ تھی۔ اور ۱۹۱۴ء کی جنگِ عظیم نے ثابت کر دیا تھا۔ کہ یہ ادارہ مسلمانانِ عالم کو بڑے سے بڑے دینی مقصد یعنی تحفظِ خلافت و دفاعِ اماکن مقدسہ کے لئے بھی متحد رکھنے میں کامیاب ثابت نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ جنگ کے بعد قائم ہونے والے معاہدات نے خلافتِ عثمانیہ کے حصے بخرے کر کے ترکی کو اس قابل بھی نہیں رہنے دیا تھا۔ کہ وہ خلافت کے ادارہ کو برائے نام قائم رکھ کر پرانی لکیر کو بے فائدہ پیٹتے چلے جائیں۔ اور ایک ایسی ذمہ داری کے تنہا حامل بنے رہیں۔ جسے اٹھانے سے دیگر ممالک کے مسلمان یکسر غافل ہو چکے تھے گویا ترکوں نے مسلمانانِ عالم سے ناراض ہو کر مسئلہ خلافت کے متعلق بظاہر انہی کی سی روش اختیار کر لی تھی"

مطلب یہ کہ خلافتِ اسلامیہ کو مٹانے۔ اور اسے بنانے کے کلی اختیارات اس وقت صدرِ ترکی کو حاصل ہیں۔ خلافت کو وہ مٹا تو چکے ہی ہیں۔ اب اگر اسے بنائیں گے۔ تو صرف وہی۔ کیونکہ ساری دنیائے اسلام میں ان سے زیادہ موزون اور کوئی شخصیت نہیں ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ خلافت کوئی مذہبی مسئلہ ہے۔ یا انسانوں کا مجوزہ منصب۔ اور اس وقت دنیائے اسلام کو اس کی ضرورت بھی ہے۔ یا نہیں۔ اگر یہ مذہبی مسئلہ ہے۔ اور یقیناً مذہبی مسئلہ ہے۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ اسلام نے اس پر روشنی بھی ڈالی ہو۔ اور اگر مسلمانانِ عالم اس کے بے حد محتاج ہیں۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ ان کی یہ ضرورت پوری کی جائے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں۔ کہ مسلمان اپنی تمام تباہیوں اور بربادیوں کی وجہ یہ مان رہے ہیں کہ وہ کسی ایک مرکز پر متحد نہیں ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جب وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ اس رنگ کا کوئی مرکز اور کوئی مرکزی نقطہ وہ خود قائم کر لیں گے تو نہایت سخت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ ایسی سخت کہ جس کے بعد سنبھلنا ان کے لئے ممکن نہیں۔ قرآن کریم میں بار بار یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب دنیا میں ضلالت اور گمراہی پھیل جاتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ اسے دور کرنے کے لئے کوئی مامور اور مرسل بھیجدیتا ہے اور مسلمانوں کے متعلق تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نہایت واضح بشارت موجود ہے۔ کہ جب وہ ضلالت اور گمراہی میں پھنس جائیں گے منتشر اور پراگندہ ہو جائیں گے۔ ذلت۔ اور ادبار کے گڑھے میں گر جائیں گے تو اس وقت مسیح موعود کو مبعوث کیا جائے گا۔ اور اس طرح ان کو ایک مرکز پر متحد ہونے اور خلافت اسلامیہ کی سلک میں منسلک کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ مسلمان اس طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اور باوجود اس کے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھلے اور واضح نشانات کے ساتھ بھیجدیا۔ آپ کو قبول نہیں کرتے۔

ہم پوچھتے ہیں۔ کہ جب مسلمانانِ عالم ایک ایسے راہ نما کے محتاج ہیں۔ جو دینی اور دنیوی رنگ میں ان کی راہ نمائی کرے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاف پیشگوئی موجود ہے۔ کہ ایسے حالات میں خدا تعالےٰ مسیح موعود کو مبعوث کریگا تو پھر بتائیں۔ مسیح موعود ابھی تک کیوں مبعوث نہیں ہوئے۔ اور اس کے مبعوث نہ ہونے کی صورت میں کیا ان کا خود تجویز کردہ خلیفۃ المسلمین کچھ کام دے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس اس قسم کی خیال آرائیوں سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ان کا کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا ہے۔ بلکہ یہ تو اپنی حالتِ زار کا اظہار ہے۔ مسلمان اگر ایک مرکز پر جمع ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالےٰ نے مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے ماتحت جو مامور بھیجا ہے۔ اسے قبول کیا جائے۔ اور اس کے قائم فرمودہ سلسلہ میں جو خلافت ہے۔ اس سے وابستگی اختیار کی جائے۔ ورنہ قیامت تک چیختے چلاتے رہیئے۔ نہ کوئی خلیفۃ المسلمین بنایا جا سکتا ہے۔ اور نہ خود بنایا ہوا کوئی فائدہ دے سکتا ہے:۔

مولوی ظفر علی صاحب اور اخبار "احسان"

"احسان" نے ظفر علی نمبر کے متعلق ہم نے لکھا تھا۔ کہ اس میں مولوی ظفر علی صاحب کی ناکامیوں اور نامرادیوں کا ایک عبرتناک مرقع پیش کر کے انہیں اپنے متعلق غور کرنے کا عمدہ موقعہ بہم پہونچایا گیا ہے۔ معلوم نہیں ہماری یہ بات "احسان" کو کیوں چبھی۔ اور وہ بیہودہ سرائی پر اُتر آیا۔ مگر حقیقت آخر حقیقت ہی ہے۔ اس نے خود مولوی ظفر علی صاحب کی موجودہ حالت کا جو نقشہ پیش کیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

"مولانا ظفر علی خان ان دنوں بڑی عُسرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لیکن قوم کو ان کی اعانت کا خیال تک نہیں آتا۔ مولانا کے انتقال کے بعد یہی لوگ جو مولانا کی پریشانیوں کا حال پڑھتے ہیں۔ اور زبانی اظہار افسوس کر کے خاموش ہو جاتے ہیں۔ پکار اُٹھیں گے۔ کہ مولانا کی یادگار قائم کرنا چاہیئے۔ کیا عجب ہے۔ کہ اس وقت ان کے نام پر ایک آدھ لائبریری یا اسکول قائم کر دیا جائے۔ کچھ لوگ فاتحہ دلائیں۔ دیگیں پکوا کے بانٹیں۔ شیرینی تقسیم کریں بہت ممکن ہے۔ کہ ان کے مزار پر عرس بھی ہوا کرے۔ میلے بھی لگیں۔ دُور دُور سے لوگ جمع ہوں۔ اور لاکھوں کے وارے نیارے ہو جائیں۔ ہمارے خیال میں اس طرح روپیہ صرف کرنے سے یہ بہت بہتر ہے۔ کہ مسلمانوں کو چاہیئے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی اپنے لائحہ عمل کے متعلق تازہ قرارداد

کیا ہر فرقہ اسلام کے شجرہ طیبہ کی شاخ ہے؟

(۱)

۲ر فروری انجمن حمائت اسلام لاہور کی جنرل کونسل نے احرار کے شور و شر سے مرعوب ہوکر اپنے لائحہ عمل کے متعلق ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس پر مخالفین احمدیت کے حلقوں میں اس لئے مسرت و انبساط کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ اس قرارداد کے رو سے اب کوئی احمدی انجمن حمائت اسلام کا ممبر نہیں ہوسکیگا۔ چنانچہ "ترجمانِ احرار" مجاہد ۴ر فروری نے بعنوان "تطہیر انجمن حمائت اسلام" اور اخبار "احسان" (۷ر فروری) نے بعنوان "انجمن حمائت اسلام کو ایک بھولے ہوئے سبق کی یاد" مضامین لکھ کر خوشی سے بغلیں بجائی ہیں۔ ہمارے نزدیک انجمن حمائت اسلام کی ممبری کوئی ایسی چیز نہیں جس کے لئے کسی احمدی کو کسی قسم کی بے تابی ہو۔ کیونکہ انجمن حمائت اسلام احمدیوں کو کچھ دے نہیں رہی۔ بلکہ خود فائدہ اٹھاتی رہی ہے۔ اگر اس احسان کا بدلہ انجمن کے قانون اخلاق کے رو سے یہی ہوسکتا ہے۔ جو اس نے نئی قرارداد کی شکل میں پیش کیا۔ تو ہمیں کوئی گلہ نہیں۔ البتہ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ پاس کردہ قرارداد اپنے اندر کہاں تک معقولیت رکھتی ہے۔

کیا مسلمان کہلانیوالے فرقوں میں اختلاف فروعی ہے

انجمن نے اپنی قرارداد میں مسلمان کہلانے والے مختلف فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اسلام اپنے ارتقا کے ساتھ فروعی مسائل میں اختلاف رائے بھی لایا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دینِ اسلام میں فرقے پیدا ہو گئے۔ لیکن یہ فرقے خواہ ان کا نام سنی ہو۔ یا شیعہ یا اہل حدیث وغیرہ سب اس شجرہ طیبہ کی شاخیں ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لگایا۔ اور جس کی انتہائی بلندی و نشو و نما کی تکمیل خاتم النبیین خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کر دی"۔

ان الفاظ میں یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ ان مختلف فرقوں میں چونکہ اختلاف اصولی نہیں۔ بلکہ فروعی ہے۔ اس لئے یہ آپس میں کسی بات پر متحد ہو سکتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا فی الواقعہ ان فرقوں میں جن کے نام لئے گئے ہیں۔ اختلاف فروعی ہے۔ اور یہ فرقے خود بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ اس کا بالکل صاف جواب یہ ہے۔ کہ قطعاً نہیں۔ کیونکہ اگر یہ اپنے اختلافات فروعی سمجھتے۔ تو کیوں ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے۔ کیوں ایک دوسرے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے۔ اور کیوں ایک دوسرے کو کشتنی اور گردن زدنی سمجھتے کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں۔ کہ بالفاظ اراکین انجمن حمائت اسلام ان فرقہ ہائے اسلامی میں صرف فروعی اختلاف ہو۔ اور یہ اسلام کے شجرہ طیبہ کی شاخیں ہوں۔ مگر شجرہ طیبہ کی ایک شاخ دوسری کو طیبہ نہیں۔ بلکہ خبیثہ سمجھے۔ اور اس سے سخت بغض اور تنفر ظاہر کرے۔

ذیل میں ان فرقوں کی مستند کتب کے حوالجات سے ہم بتاتے ہیں۔ کہ وہ ایک دوسرے کو کیا سمجھتے ہیں۔

شیعوں کے خلاف فتوے

شیعوں کے متعلق حضرت شیخ عبدالقادر صاحب گیلانی کا یہ فتوے ہے۔ کہ علیھم لعنۃ اللہ وملائکتہ وسائر خلقہ الی یوم الدین وقلع اٰثارھم وابادخضرائھم ولاجعل منھم فی الارض دیارا۔ لانھم بالغوافی غلوھم ومردوا علی الکفر و ترکوا الاسلام وفارقوا الایمان وجحدوا باللہ والرسل والتنزیل فنعوذ باللہ ممن ذھب الی ھذہ المقالہ (غنیۃ الطالبین مع زبدۃ السالکین ۱۵۷) یعنی شیعوں پر خدا تعالے اور اس کے فرشتوں اور ساری مخلوقات کی قیامت تک لعنت ہو۔ روئے زمین پر ان میں سے کوئی باقی نہ رہے۔ کیونکہ وہ اپنے غلو میں انتہا تک پہونچ چکے ہیں۔ وہ کافر ہو گئے ہیں۔ اسلام کو چھوڑ چکے ہیں۔ ایمان سے جدا ہو گئے ہیں۔ اور اللہ تعالے اس کے رسولوں اور قرآن کریم سے منکر ہیں۔ خدا تعالے کی پناہ ان لوگوں سے جو ایسی باتیں کرتے ہیں۔

سنی مسلمانوں میں حضرت شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی کی جو قدر و وقعت ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ بالا الفاظ کو دیکھئے۔ ہم نہیں سمجھتے انجمن حمائت اسلام کے ارکان میں سے کسی ایک میں بھی اتنی جرأت ہو۔ کہ وہ حضرت شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی کی شان میں ناموزوں کلمہ استعمال کرسکے۔ اور ان کے فتوے کو رد کرنے کی جرأت کرسکے۔ پھر انجمن کا یہ کہنا مضحکہ خیز نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ کہ تمام فرقوں میں فروعی اختلاف ہے اور دیکھئے۔ مولانا شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی کا یہ فتوے ہے۔ کہ "شیعہ دراصل یہود اور مجوس نصاریٰ و بت پرست کی اولاد ہیں۔ جو سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب ثلاثہ کے زمانہ میں تلوار کے ذریعہ سے اسلام پر غالب نہ آسکے۔ تو تخریب اسلام کی غرض سے مسلمانوں میں داخل ہو گئے۔ اور مسلمانوں کے لباس میں عداوت اسلام شروع کی۔ اور عبداللہ بن سبا یہودی یمنی حضرت علیؓ کے زمانہ میں ان کا سرگروہ ہوا"

(تحفہ اثنا عشریہ قلمی صفحہ ۶)

اسی طرح لکھتے ہیں۔ "یہ لوگ شیعہ کہلاتے یہ فقی فاسق ہیں۔ اور خدا تعالے کی اطاعت سے خارج (تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۵۶۳) نواب صدیق حسن خانصاحب لکھتے ہیں۔ "روئے زمین پر جسقدر فرقہ خبیثہ موجود ہے وہ کسی ایک اصحاب رسول اللہ کو کافر کہکر کافر ہو گیا ہے۔ جب وہ اصحاب رسول اللہ کو کافر کہتے ہیں۔ تو کس طرح کافر نہیں۔ یہ اسلام کے دشمن ہیں۔ جو ان کو کافر نہیں کہتا۔ وہ بھی کافر ہے"۔

(سراج الوہاج جلد دوم صفحہ ۵۰۵ و صفحہ ۵۰۶)

اہل سنت کے خلاف فتوے

اس کے مقابلہ میں شیعہ اہل سنت کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ

"اگر کوئی اہل سنت فوت ہوجائے۔ اور کسی شیعہ کو اس کا جنازہ پڑھنا پڑے۔ تو ہر تکبیر پر میت پر لعنت اور نفرت کا اظہار کرے"۔ (زاد المعاد باب دوم فصل چہارم) اور میت کے حق میں یہ دُعا کرے۔ کہ اللھم املاء جوفہ ناراً وقبرہ ناراً۔ وسلط علیہ الحیات والعقارب (جامع العباسی باب الصلوٰۃ) یعنی اے میرے اللہ تو اس میت کے پیٹ اور قبر کو آگ سے بھر دے۔ اور اس پر سانپ اور بچھو مسلط کر۔

مقلدین اور غیر مقلدین کے فتوے

اسی طرح مقلدین کہتے ہیں۔ کہ غیر مقلد "اہل السنت سے خارج بلکہ رافضیوں اور خارجیوں کی طرح ہیں۔ نہ ان کے پیچھے نماز درست نہ ان سے مخالطت اور مجالست درست" (انتظام المساجد صفحہ ۷)

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنی کتاب حسام الحرمین میں غیر مقلدین کے تمام گروہوں کے نام بنام عقائد لکھ کر یہ فتوے دیا ہے۔ کہ "یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں۔ اور جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے۔ وہ خود کافر ہے۔" (صفحہ ۱۱۳) اسی طرح حنفی شافعی مالکی حنبلی چشتیہ۔ قادریہ۔ نقشبندیہ اور مجددیہ۔ سب کو کافر کہا گیا ہے۔ (جامع الشواہد صفحہ ۱) اس کے بالمقابل غیر مقلد کہتے ہیں۔ کہ مقلدین کے عقائد موجب شرک اور مفسد نماز ہیں ایسے لوگوں کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ (مجموعہ فتاوے صفحہ ۵۴ و ۵۵) نواب صدیق حسن خاں نے لکھا ہے۔ کہ مقلد مشرک ہیں۔ (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۹)

غرض تکفیر کا دائرہ اس قدر وسعت اختیار کر چکا ہے۔ کہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ اب نہیں جس پر کسی دوسرے فرقہ کی طرف سے مہر تکفیر ثبت نہ ہوئی ہو۔ گنگوہی۔ دیوبندی۔ نانوتوی اور تھانوی سب علماء آتش تکفیر میں جھلس چکے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث اور اراکین انجمن حمائت اسلام

ان حالات میں اراکین انجمن حمائت اسلام پر سخت تعجب ہے۔ کہ انہوں نے کس طرح ان تمام فرقوں کے باہمی اختلاف کو فروعی قرار دیتے ہوئے اسلامی ارتقاء کا اسے کفیل قرار دیا۔ اور ان سب کو اس شجرہ طیبہ کی شاخیں قرار دیا۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لگایا۔

اگر اسلام کے شجرِ طیبہ کی یہ سب شاخیں ہیں۔ تو بتایا جائے۔ کیوں ایک شاخ دوسری شاخ کو کاٹ رہی۔ اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو ناری اور جہنمی قرار دے رہا ہے۔ کیا یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کی تصدیق نہیں۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ میری امت آخری زمانہ میں تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔ جن میں سے ۷۲ ناری ہوں گے۔ اور صرف ایک ناجی۔ پھر اگر امت محمدیہ کا یہ افتراق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متذکرۃ الصدر پیشگوئی کو پورا کر رہا ہے۔ تو خدارا غور کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو سوائے ایک کے سب کو ناری قرار دے رہے ہیں۔ اور اراکین انجمن حمایت اسلام سب کو اسلام کے شجرۂ طیبہ کی پاکیزہ شاخیں

رسول کریمؐ کے بعد نبی

ایک اور عجیب بات انجمن حمایت اسلام والوں نے اپنی قرارداد میں یہ لکھی ہے۔ کہ

"تمام اسلامی فرقے اس امر پر متفق ہیں۔ کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ساتھ دین کامل ہو گیا۔ اور اصولِ خاتمیت کی کوئی تاویل گوارا نہیں کی جا سکتی۔ یہ سب فرقے یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ کوئی ہستی پیغمبر عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد دنیا میں بحیثیت نبی ظاہر نہیں ہو سکتی"

انجمن حمایتِ اسلام کے ارکان یہ تو حق رکھتے ہیں۔ کہ وہ جو چاہیں عقیدہ رکھیں۔ اور جس عقیدہ کا چاہیں۔ اپنے متعلق اعلان کریں۔ مگر انہیں یہ حق حاصل نہیں۔ کہ تمام اسلامی فرقوں کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کر دیں۔ جو ان کے معتقدات کے خلاف ہو۔ مثال کے طور پر ختم نبوت کا مسئلہ ہے۔ یہ تو تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ انجمن حمایت اسلام کے ارکان کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی امتِ محمدیہ میں نہیں آ سکتا۔ مگر یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے تمام فرقے اسی عقیدہ کے مؤید ہیں۔ جبکہ بلا استثناء ہر فرقہ یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے امتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے آنا ہے۔ اس امر سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ یا فوت ہو چکے۔ سوال یہ ہے۔ کہ جب تمام فرقے مانتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آنے والے ہیں۔ تو لازماً وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہی آئیں گے۔ خواہ کسی وقت آئیں۔ پھر یہ کہنا کس طرح درست ہوا۔ کہ

"سب فرقے یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ کوئی ہستی پیغمبر عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد دنیا میں بحیثیت نبی ظاہر نہیں ہو سکتی"

احمدیوں اور غیر احمدیوں کے عقیدہ میں فرق

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق کہ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً یقتل الخنزیر ویکسر الصلیب۔ آخری زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی اصلاح کے لئے آئیں گے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ امت محمدیہ میں مسیح موعود کا آنا مقدر ہے۔ مگر وہ مسیح اسرائیلی نہیں۔ بلکہ مسیح محمدیؐ ہے۔ یعنی امتِ محمدیہ کا ہی ایک فردِ کامل ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے طفیل آپ کی بروزیت کی چادر اوڑھ کر اور آپ کا نام پا کر مسیح موعود کہلائیگا۔

بہرحال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی کے آنے کی جس طرح جماعت احمدیہ قائل ہے۔ اسی طرح باقی تمام فرقے بھی قائل ہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ ارکانِ انجمن نے کس عقل و دانش کے رو سے باقی فرقوں کو تو اسلام کے شجرۂ طیبہ کی شاخیں قرار دے دیا۔ اور جماعت احمدیہ کے متعلق یہ سمجھ لیا۔ کہ وہ اس شجرۂ طیبہ کی شاخ نہیں ؛

یہ تفاوت۔ یہ تغائر۔ اور یہ تباین حد درجہ تعجب انگیز ہے۔ اور ایک ایسا عقدہ ہے۔ جس کو حل کرنے کی ذمہ داری انجمن حمایت اسلام کے ارکان پر عائد ہوتی ہے ؛

فلسطین میں کامل اقتدار حاصل کرنے کیلئے یہود کی چال

فلسطین میں مسئلہ یہود اس وقت تمام مسلمانوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ فلسطین میں عربوں کا مستقبل اسی مسئلہ کے موزون تصفیہ پر منحصر ہے۔ عربوں کی ترقی یا تنزل۔ ان کا ارتقاء یا انحطاط ہی اسی مسئلہ کے مناسب یا غیر مناسب بست وکشاد سے وابستہ ہے۔ لیکن واقعات اور حالات کی رفتار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ زیادہ سے زیادہ پیچیدہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ حال ہی میں فلسطین میں یہودی۔ اور عرب ارکان پر مشتمل ایک لیجسلیٹو کونسل قائم کرنے کی تحریک ہوئی تھی۔ جسے یہودیوں نے اس عذر کی بنا پر نامنظور کر دیا ہے۔ کہ سیاسی لحاظ سے اس وقت اس کا قیام نامناسب ہے۔ لیکن ان کے اس استرداد کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ وہ اس وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب کہ انہیں فلسطین میں پوری پوری اکثریت حاصل ہو جائے۔ اور وہ بلاشرکت غیرے ملک میں قوت اور طاقت کے اجارہ دار بن سکیں۔ چنانچہ اسی خیال کے ماتحت وہ موجودہ حالات میں ملک کے نظم و نسق میں اپنی پوزیشن کی تعیین کو پسند نہیں کرتے ؛

مذکورہ بالا کونسل کے قیام کے متعلق یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ اس کے اٹھائیس رکن ہوں۔ جن میں سے چودہ عرب ہوں۔ اور ان میں سے پانچ نامزد کئے جائیں۔ باقی چودہ میں سے آٹھ یہودی ہوں۔ اور پانچ برطانوی افسر جو نامزد ہوں۔ اور ایک نامزد رکن برطانوی رعایا میں سے ہو جو تجارتی مفاد کی نمائندگی کرے ؛

عرب جنہوں نے چودہ سال سے دستور انتدابی کی مخالفت کی۔ اور یہودیوں کی ملک میں آئینی حقوق اور اختیارات کے ساتھ مستقل سکونت کو گوارا کر لیا۔ اس وقت ان کے سامنے دو راستے ہیں۔ یا تو وہ مجوزہ شرائط کو منظور کر لیں۔ اور اس طرح بلاواسطہ برطانیہ کے انتداب کو قبول کر لیں۔ اور یا انہیں مسترد کر دیں۔ جس کا شاید یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ وہ اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعہ انصرام ملکی میں کچھ نہ کچھ دخل دینے کا موقعہ بھی ضائع کر دیں گے ؛

یہودیوں نے تو ان تجاویز کو سرے سے ہی مسترد کر دیا ہے۔ اور ان کے راہنما ڈاکٹر وزمین نے اعلان کیا ہے۔ کہ فلسطین کا تعلق صرف اس ملک میں یہودیوں کی آبادی سے نہیں۔ بلکہ تمام یہودی قوم سے ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں جو انتداب اور یہودی قوم کے مستقل قیام کی کھلم کھلا مخالفت کرتے ہیں۔ وضع قوانین کا کسی حد تک اختیار دے دینا بھی انتدابی طرزِ حکومت کے لئے نقصان کا باعث ہوگا ؛

اس طرح یہ معاملہ پیچیدہ صورت اختیار کر رہا ہے۔ اور اندیشہ کیا جاتا ہے۔ کہ سال رواں کے پہلے نصف حصہ میں یہ قضیہ بہت حد تک بڑھ جائے گا۔ بعض سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ کونسل کے قیام کے متعلق یہودیوں کا انکار محض ایک سیاسی چال ہے جو اس غرض سے اختیار کی گئی ہے۔ کہ عرب مجوزہ کونسل کے قیام کو منظور کر لیں۔ کیونکہ یہود سمجھتے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے ان شرائط کو دفعۃً منظور کر لیا۔ تو عرب یہ سمجھ کر شاید وہ شرائط ان کے مفاد کے منافی ہیں۔ مسترد کر دیں گے۔ بہرحال یہودی قائدین کی یہ خواہش ضرور ہے کہ انہیں لیجسلیٹو کونسل میں کم سے کم عربوں کے برابر نمائندگی حاصل ہو ؛

عرب کے سیاسی راہنماؤں اور جرائد نے ان محرکات کو جو اس اقدام کی تہ میں کام کر رہی ہیں۔ بجانب لیا ہے کیونکہ جہاں بعض اخبارات نے انہیں منظور کرنے کے متعلق بہت تامل اور پس و پیش سے کام لیا ہے۔ وہاں بعض نے ان کے فریب کا بھانڈا بھی پھوڑ دیا ہے "الاسلامیہ" نے جو انتہا پسندوں کی جماعت کا آرگن ہے۔ مجوزہ کونسل کو عربوں کے لئے بہت نقصان رساں قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے۔ کہ یہ ایک دام ہے۔ جو عربوں کو یہودیوں کے ساتھ متحد کرنے کے لئے بچھایا گیا ہے۔ اور اس کا اثر یہ ہوگا۔ کہ عرب برطانیہ کی سیاسی پالیسی کے سامنے جس کے وہ مخالف ہیں۔ اپنا سر خم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے

الفضل کا ہفتہ واری مکتوب جاپان

حکومتِ جاپان کے اہم سیاسی معاملات

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

لنڈن کی بحری کانفرنس اور جاپان

کوبے ۲۴ جنوری (بذریعہ ہوائی ڈاک) جب جاپانی وزارت خارجہ میں یہ اطلاع پہنچی۔ کہ جاپانی وفد نے لنڈن بحری کانفرنس سے بالآخر علیحدگی اختیار کرلی ہے۔ تو فی الفور وزیر بحری نے ایک میٹنگ اس غرض سے منعقد کی کہ پیش آمدہ حالات میں جاپان کو کیا تدابیر اور کارروائی کرنی چاہئیے۔ ساتھ ہی انہوں نے جاپانی بیڑے کے نام ہدایات جاری کردیں کہ "یہ حد درجہ قابل افسوس ہے کہ جاپان کو لنڈن کی بحری کانفرنس سے علیٰحدہ ہونا پڑا ہے۔ اس کے ایسا کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ دوسری طاقتوں نے جاپان کی تجاویز کو جو سراسر حق وانصاف پر مبنی تھیں منظور نہ کیا۔ حالانکہ جاپان آخری دم تک اپنی تجاویز کو خلوص نیت کے ساتھ وضاحت سے بیان کرتا رہا۔ ان حالات میں آپ سب کو چاہئیے کہ مستقبل کے لئے نہایت مصمم ارادہ کے ساتھ تیار رہیں"۔

جاپانی وفد کی کانفرنس سے علیٰحدگی کی اطلاع جب تکاہاشی وزیر مالیات کو ہوئی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ لنڈن کی بحری کانفرنس کی ناکامی کا یہ نتیجہ نہیں ہوگا۔ کہ فی الفور جاپان میں ٹیکس زیادہ کردیئے جائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ٹیکس میں زیادتی کرنا آسان امر نہیں ہے۔ اور یہ کہ ایسے کرنے سے پہلے بہت سی باتوں پر غور کرنا پڑتا ہے۔ نیز انہوں نے بیان کیا۔ کہ خارجی امور میں جاپان کا اصل اصول یہ ہے۔ کہ وہ کسی غیر ملک پر حملہ یا کسی سے تصادم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اور یہ کہ گو جاپان کانفرنس سے علیٰحدہ ہوگیا ہے۔ مگر اس کے نتیجہ میں دفاعی اخراجات میں کوئی زیادتی نہ کی جائے گی۔ کیونکہ موجودہ حالات میں یہ ممکن نہیں۔ کہ ملک پر سرکاری محاصل کے بوجھ کو زیادہ کیا جائے۔

وزیر بحری نے ۲۰ جنوری کو دوبارہ ایک کانفرنس کی۔ جس میں نیوی آفس کے بڑے بڑے رکن۔ بحری بیڑوں کے کمانڈر سکواڈرن کے کمانڈر سٹاف افسران وغیرہم نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں گرانڈ وار کونسل کے ارکان بھی موجود تھے۔

لنڈن کانفرنس کی ناکامی کے بعد ملک میں معلوم ہوتا ہے۔ مختلف جگہوں اور مختلف وقتوں میں اس غرض سے جلسے کئے جائیں گے تاکہ پبلک کو جاپانی نقطۂ نگاہ سے واقف کیا جائے۔ اور اس طرح انہیں ان خرابیوں کے لئے تیار کیا جائے۔ جو ممکن ہے جلد کرنی پڑیں۔ اس سلسلہ کا پہلا جلسہ دوران ہفتہ ہذا میں اوساکا میں ہوا۔ جس میں اس مسئلہ پر متعدد جہات سے تقریریں کی گئیں۔ ایک تقریر کا موضوع یہ تھا۔ کہ "Do away with the Superiority Complex" تقریریں بہ تقسیم جنرل ٹاٹے کا۔ اور امیر البحر کیٹو جیسی مقتدر شخصیتیں بھی ہیں۔ جنرل ٹاٹے کاوا ڈویژن نمبر ۴ کے کمانڈر ہیں۔ اور امیر البحر کیٹو جو اب ریٹائر ہوچکے ہیں۔ ۱۹۳۰ء کی لنڈن کی بحری کانفرنس کے وقت نیول سٹاف کے چیف تھے۔

چین میں صورت حالات

چین میں حالات بدستور سابق ہیں۔ دراصل چین سیاسیات کی حالت اس دائمی مرض کی طرح ہے۔ جو کبھی صحت کی طرف نہیں آتی۔ اور جس کے متعلق ہر دم یہی خطرہ لاحق رہتا ہے۔ کہ کس مدے بدتر ہوتی جائے گی۔ ۲۱ جنوری کو جاپانی ایوان عام میں تقریر کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے بیان کیا۔ کہ جاپان کی چین کے بارہ میں پالیسی تین موٹی موٹی باتوں پر مبنی ہے۔ ان تین باتوں کا ذکر غالباً کئی مرتبہ میری مراسلات میں آچکا ہے۔ یعنی چین کی طرف سے خلاف جاپان تحریکات اور کارروائیوں کا خاتمہ اور جاپان کے ساتھ صحیح معنوں میں تعاون۔ حکومت مانچوکو کو تسلیم کرنا اور چین میں اشتراکیت کی اشاعت کو روکنے کے لئے جاپان کے ساتھ مل کر کارروائی کرنا۔ اس تقریر میں بعض حصے ایسے بھی تھے۔ جن کی نسبت چینی وزارت خارجہ نے خیال کیا۔ کہ ان سے دنیا کو یہ مغالطہ لگ سکتا ہے۔ کہ چین اب اس امر پر غور کرنے پر تیار ہوگیا ہے۔ کہ مانچوکو کو تسلیم کرلے۔ لہذا اس کے ایک نمائندہ نے اس کی تردید کردی ہے۔ ساتھ ہی اس نمائندہ نے یہ بھی کہا کہ چونکہ اب جاپانی وزیر خارجہ نے اس بات پر رضامندی کا اظہار کردیا ہے۔ کہ چین اور جاپان کے تعلقات کے بارہ میں گفت وشنید Non Aggression اور Non menace. کے اصول پر مبنی ہونی چاہئیے۔ لہذا امید کی جاتی ہے۔ کہ اگر آئندہ اس اصول کے مطابق گفت وشنید چلائی گئی۔ تو آپس کے معاملات جلد رو بہ اصلاح ہوجائیں گے۔

جس کانفرنس کی تجویز چین کی طرف سے کی گئی تھی۔ اس کے امکانات کم ہوگئے ہیں۔ قونصل جنرل سوما نے جو ابھی حال میں ٹوکیو سے ہوکر گئے ہیں۔ نین کنگ میں چینی وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ اس ملاقات سے انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ مجوزہ کانفرنس کے پیش نظر چینی حکومت کو جو ابتدائی کارروائی کرنی چاہئیے تھی۔ اس میں سے اس نے تاحال کچھ بھی نہیں کیا۔ اندریں حالات یہ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان اس کانفرنس پر رضامند نہ ہوگا۔ بلکہ معمولی طریقوں سے امور متنازعہ فیہ کا فیصلہ کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔

دوران ہفتہ میں چین میں رونما ہونے والے امور میں سے دو باتیں اور بھی قابل ذکر ہیں۔ ایک تو یہ کہ جاپانی قونصل جنرل متعینہ کینٹن نے ٹوکیو وزارت خارجہ میں رپورٹ کی ہے۔ کہ حکومت ہائے کوانگ تنگ اور کوانگسی کی طرف سے طلباء کی شورش کے بارہ میں جاپانی انتباہ کا جواب متکبرانہ لہجہ میں موصول ہوا ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ جواب یہ دیا گیا ہے۔ کہ طلباء کی شورش ایک حب الوطنی کی تحریک ہے۔ اور یہ حکومتیں ایسی تحریکوں کو دبانے کے لئے تیار نہیں۔ نیز یہ کہ اگر اس شورش سے ملک کے امن عامہ کو خطرہ پیدا ہو۔ تو اس صورت میں حکومت از خود مناسب کارروائی کرے گی۔ اور اسے اس بات کی ضرورت نہ ہوگی۔ کہ جاپان سے درخواست کرے۔ کہ اس تحریک کو دبا دیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ مقام سواٹاؤ میں کسی نے ایک جاپانی کانسٹیبل کو گولی سے ہلاک کردیا ہے۔ اس واقعہ کے نتیجہ میں ایک جنگی جہاز کو اگلے ہی دن اموئے سے بعزم سواٹاؤ روانہ ہوجانے کا حکم دے دیا گیا۔ جاپان کی طرف سے قاتل کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ جو تاحال گرفتار نہیں ہوا۔

افغانستان اور جاپان کی تجارت

اسے۔ آر طرزی صاحب جواد بیگ طرزی صاحب افغانستان کے منسٹر ٹوکیو کے رشتہ دار اور افغانستان کے بڑے سوداگروں میں سے ہیں۔ دو ماہ جاپان رہ کر افغانستان واپس روانہ ہوگئے ہیں۔ اور اپنے ساتھ جاپانی مصنوعات کے چالیس بکس بطور نمونہ جات لے گئے ہیں۔ انہوں نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ کہ اس وقت افغانستان کی جاپان کے ساتھ تمام تجارت برطانوی ہند کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ مگر ان کا ارادہ اور کوشش ہے کہ براہ راست تجارت کا سلسلہ جاری کیا جائے۔ جو نمونے وہ لے گئے ہیں۔ ان میں زیادہ تر سوت۔ ریشم اور ربڑ کی مصنوعات ہیں۔

"احسان" کے مطالبہ کے جواب میں

دو مبایعین کے مفصل پتے

اخبار "مجاہد" میں کسی "احمد بیگ" کی طرف سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ ۱۲ جنوری کے الفضل میں بیعت کرنے والوں کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں سے اللہ دتا صاحب گجرات اور چودہری محمد شفیع صاحب ضلع گورداسپور کے مفصل پتے شائع کرے۔ اس کے متعلق ہم نے ۲ فروری کے "الفضل" میں اعلان کیا تھا۔ کہ مرزا احمد بیگ کا کوئی وجود ہے۔ تو وہ خود یا احرار کا کوئی نمائندہ ایڈیٹر الفضل کے پاس آجائے۔ تو اسے ان دونوں اصحاب سے جو ابھی قادیان میں ہیں۔ ملاقات کرادی جائیگی۔ اس پر "مجاہد" تو خاموش ہوگیا۔ لیکن "مرزا احمد بیگ لاہور کے پتہ سے "احسان" میں جلوہ دار ہوا۔ اور اپنی کمینگی کا پوری طرح اظہار کرنے کے بعد اس نے مصر لکھا ہے۔ کہ "اگر اب بھی الفضل میں شرم وحیا کا کچھ حصہ باقی ہے۔ تو اس محمد شفیع گورداسپوری اور اللہ دتا گجراتی کے مکمل پتے شائع کرے" اب ہم جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کے لئے ذیل میں مفصل پتے شائع کرتے ہیں (۱) اللہ دتا صاحب ولد مسلم سکن بہل پور ضلع گجرات (۲) چودہری محمد شفیع صاحب ولد مبارک علی صاحب دیال گڑھ ضلع گورداسپور۔ ان دونوں نے یہاں آکر بیعت کی۔ اور ان کا محکمہ پولیس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب بھی اگر احرار اپنی غلط بیانی پر نہ شرمائیں۔ تو ان کی مرضی۔

چندہ تحریک جدید سال دوم کے متعلق مشرقی افریقہ کی جماعتوں کے پُر اخلاص وعدے

گذشتہ سال کے وعدوں کی ادائیگی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مالی تحریک جدید سال دوم" کے اعلان کا جہاں ہندوستان کی اکثر جماعتوں کے احباب انتظار کر رہے تھے بلکہ بعض جماعتوں کے جوشیلے اور مخلصین نے اعلان ہونے سے قبل ہی نہ صرف وعدے کئے۔ بلکہ بعض نے رقوم بھی سال دوم کے لئے ارسال کر دی تھیں چنانچہ جناب محمد اکبر خان صاحب ملتان نے قبل اعلان ۔/۲۰۰ کا وعدہ لکھا اور اعلان ہونے پر ڈیڑھ سو کر دیا۔ سردار کوڑے خان صاحب نے اپنا چندہ سال دوم نقد قبل از اعلان بھیجدیا۔ وہاں بیرون ہند کی جماعتیں بھی بے قراری سے تحریک سال دوم کا انتظار کر رہی تھیں۔ چنانچہ مکرمی ڈاکٹر محمد شاہنواز خان صاحب سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور لکھتے ہیں:-

"۱۔ سب سے بڑھکر خوشی کا موجب جو امر ہوا وہ تحریک جدید سال دوم کا اعلان تھا جس کی چند ماہ سے آنکھیں بے تابی سے انتظار کر رہی تھیں۔ تحریک جدید ۱۹۳۵ء میں بندہ کو سخت قلق تھا۔ کہ بوجہ مالی تنگی کماحقہ حصہ نہ لے سکا۔ مگر چونکہ نیت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس ثواب سے محروم نہ رکھا (ڈاکٹر صاحب نے سال دوم کی تحریک پر ۳۵ روپے کا وعدہ کیا۔ اور لکھا تھا۔ اگر دوران سال میں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ تو زیادہ دونگا۔ چنانچہ انہوں نے ۔/۱۳۵ ادا کئے) اور الحمد للہ کہ قبل اختتام سال کسی قدر تلافی کا موقع مل گیا ہے۔ اب دل چاہتا ہے۔ کہ پچھلے سال سے مالی خدمت میں ترقی کروں۔ دل میں آرزو تو بہت زیادہ کی ہے۔ مگر افسوس کہ ابھی مالی تنگی کا بوجھ دور نہیں ہوا۔ اس لئے فی الحال ۲۰۹ روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ اور اہلیہ نے ۔/۱۰ روپے کا وعدہ کیا ہے۔ کل ۔/۳۲۵/۵ کا وعدہ جو گذشتہ سال سے ڈیوڑھا ہے پیش حضور ہے۔"

۲۔ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کوک زنجبار سے لکھتے ہیں:-

بعض دفعہ جب کبھی تحریک جدید کے متعلق جوش پیدا ہوتا ہے۔ تو خیال آتا ہے۔ کہ جو کچھ بھی ہے۔ بلاتوقف سارے کا سارا قربان کر دیا جائے۔ حضور دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس احقر کو دین اسلام کا سچا اور مخلص خادم بنائے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے گذشتہ سال علاوہ ۱/۵ حصہ ماہوار امانت فنڈ میں دینے کے ۔/۶۰ کا وعدہ کیا تھا۔ جو پورا کر دیا۔ اور سال دوم کے لئے ایک سو میں کا وعدہ کیا ہے۔ اسی طرح بابو عبدالغفور صاحب نے گذشتہ سال ۔/۱۵ کا وعدہ کیا تھا۔ اور سال دوم کے لئے ایک سو کا کیا ہے نیز اس خاندان کے بال بچوں کی طرف سے ۔/۳۷ روپے کا وعدہ ہے۔ گویا کل رقم ۔/۱۵۲ روپیہ ہے جو وہ تین قسطوں میں ادا کر دی جائے گی۔ یہ وعدے گذشتہ سال سے دوگنے سے بھی زیادہ ہیں۔

۳۔ جماعت کمپالہ نے گذشتہ سال ۹۸۲ روپیہ کا وعدہ بتفصیل ذیل کیا۔ ڈاکٹر فضل الدین صاحب امیر جماعت ۳۰۰۔ ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب ۲۰۰۔ جناب عبدالحی صاحب ۲۵۰۔ ملک نصر اللہ خان صاحب ۱۰۰۔ بابو محمد حسین صاحب ۳۲۔ یہ رقم وصول ہو چکی ہے۔ اور سال دوم کی تحریک پر ۔/۱۴۸۰ روپے کا وعدہ آ چکا ہے اور ابھی دو احباب کا وعدہ آنے والا ہے۔

۴۔ ڈاکٹر احمد الدین صاحب سروٹی نے حضور کی خدمت مبارک میں لکھا ہے۔ کہ گذشتہ سال چھ سو روپیہ چندہ تحریک جدید میں پیش کیا تھا جو فوری طور پر ادا کیا گیا۔ سال دوم کی تحریک کے لئے گو میری مالی حالت کمزور ہے۔ اور تنگی گذارہ کر رہا ہوں۔ مگر میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ گذشتہ سال سے کم چندہ ادا کروں۔ میں نے کچھ روپیہ دارالامان میں مکان بنانے کے لئے رکھا ہوا ہے۔ مگر اس چندہ کو میں مکان سے افضل خیال کرتا ہوں۔ اور یہ سات سو روپیہ کی حقیر رقم اس تفصیل سے پیش کرتا ہوں۔ میرا چندہ ۳۰۰۔ بیوی بچوں کا ۱۰۰۔ میری مرحومہ والدہ اور مرحوم والد صاحب کا ۲۰۰ روپیہ۔ والدہ امۃ الرحمٰن کا ۱۰۰۔ یہ سات سو روپیہ مثل سال گذشتہ نقد داخل ہو گیا ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

۵۔ جماعت ممباسہ کے احباب بابو محمد عالم صاحب پریذیڈنٹ کا وعدہ ۔/۳۳۰ شلنگ اور بابو محمد افضل خانصاحب کا ۱۳۰ شلنگ گذشتہ سال کا پورا ہو چکا ہے۔ اور سال دوم کی تحریک کا وعدہ ۲۔ ۱۲۷ شلنگ جو گذشتہ سال سے سہ گنا ہے۔ اس کے لئے یہ بھی وعدہ ہے۔ کہ موعودہ رقم انشاء اللہ تعالیٰ جولائی ۱۹۳۶ء تک تمام داخل ہو جائے گی۔

۶۔ ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب نے گذشتہ سال علاوہ ماہوار امانت تحریک جائیداد کے ۲۵۰ روپیہ یکمشت داخل کیا تھا۔ سال دوم کے لئے انہوں نے علاوہ امانت کے ۴۰۰ روپیہ کی رقم ارسال کر دی ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

۷۔ بابو محمد یوسف صاحب ڈوڈوما نے گذشتہ سال ایک سو روپیہ ادا کر کے ۔/۱۲۵ کا سال دوم کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ آئندہ سال اس سے بھی زیادہ دینے کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے۔

۸۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے عدن سے لکھا ہے۔ ۔/۱۵۰ کا وعدہ ہے۔ اور یہ رقم اس قدر حقیر ہے۔ کہ مجھے لکھتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ لیکن بہ مجبوری حالات اس قدر قلیل رقم دینے پر مجبور ہو رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ اس سے بڑھکر حضور کی آواز پر لبیک کہہ سکوں۔

۹۔ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب عدن نے ۱۷۷ کا وعدہ فرمایا اور جلد ادا کرنے کی اطلاع دی ہے۔

۱۰۔ جماعت دارالسلام افریقہ کا وعدہ سال دوم ۲۰۰ شلنگ کا مل گیا ہے۔

۱۱۔ جماعت نیروبی کے کارکن ڈاکٹر عمر الدین صاحب جو خصوصاً مالی صیغہ میں نہایت محنت اور دلچسپی سے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے گذشتہ سال کی فہرست ۱۹۱۹ شلنگ وعدوں کی ارسال کی تھی۔ جس میں سے خفیف سا بقایا ہے۔ جن احباب نے اپنے وعدے پورے کر دیئے ہیں۔ انکے نام یہ ہیں۔ قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی ۴۰۲ شلنگ۔ سیٹھ عثمان یعقوب صاحب ۳۰۰۔ ملک احمد حسین صاحب مع اہلیہ ۱۵۰۔ سید عبدالرزاق شاہ صاحب ۴۵۔ ملک حمید الحکیم صاحب ۴۵۔ ملک غلام فرید صاحب ۲۵۔ بابو محمد شبیر خان صاحب ۲۵۔ سیٹھ حاجی نور محمد صاحب میرو ۱۵۰۔ سیٹھ ابراہیم صاحب میرو ۱۵۰۔ اہلیہ صاحبہ سیٹھ عثمان یعقوب صاحب ۲۵۔ ڈاکٹر عمر الدین صاحب ۹۰۔ سید اقبال شاہ صاحب ۷ء۔ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب ۳۶۰۔

سال دوم کی تحریک جدید میں نیروبی کی فہرست سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ۲۸۰۰ شلنگ کی جو گذشتہ سال سے ڈیوڑھی ہے پیش ہو چکی ہے۔ اور اس میں سے ۷۷۶ شلنگ کی رقم آ چکی ہے جس میں سید محمود اللہ شاہ صاحب کا ۵۰۰ شلنگ۔ قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی کا ۲۷۶۔ اور میسرز دوست محمد برادران کا ۱۰۰ شلنگ ہے۔ باقی رقم کے متعلق بھی امید ہے۔ کہ گذشتہ سال کی طرح جلد داخل ہو جائیگی خصوصاً اس حالت میں جبکہ مخلص احباب کرام کے کانوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گونج رہا ہے۔ "کہ پہلے دینے کا زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ جو شخص آج دیتا ہے۔ وہ اگلے دسمبر میں دینے والے سے گیارہ ماہ پہلے ثواب حاصل کرتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اُسے چھوڑا جا سکے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں۔ وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو۔ کہ خدا کے انعام پہلے اسی پر ہونگے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔ سوائے کسی ایسی مجبوری کے جو خدا کے ہاں بھی مجبوری ہو۔ لیکن وہ مجبوری نہیں۔ کہ جو خود انسان اپنے لئے قرار دے لے۔"

اس ارشاد کی تعمیل میں نہ صرف بیرون ہند کی جماعتیں..... فوری وعدے ایفا کرنے کی سعی کریں۔ بلکہ ہندوستان کی جماعتیں اور افراد بھی حتی الوسع فوری رقم ادا کر کے زیادہ ثواب حاصل کریں۔ (باقی آئندہ)

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

۷۵ تا سو فیصدی بجٹ پورا کرنیوالی جماعتیں

اس سے قبل ان جماعتوں کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ جنہوں نے اپنا نوماہی بجٹ پورا ادا کر دیا ہے ذیل میں ان جماعتوں کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جنہوں نے اپنا نوماہی بجٹ ۷۵ اور سو فیصدی کے درمیان ادا کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ان جماعتوں کو چاہیئے کہ کوشش کرکے آخر سال یعنی ۳۰ اپریل ۳۶ء تک اس کمی کو پورا کر دیں تا ان کی سعی عند اللہ قابل ستائش ہو کر بہت زیادہ فضلوں کی جاذب ہو سکے۔

(ناظر بیت المال)

نمبر شمار	نام جماعت	بجٹ چندہ عام و حصہ آمد	وصولی چندہ
	حلقہ گورداسپور		
۱	بسراواں	۱۵۲	۹۴
۲	کرالی افغاناں	۱۹	۱۰
۳	لیسن کرال	۱۹	۱۱
۴	گورداسپور	۷۰۶	۴۷۴
۵	عالمہ	۱۳۱	۱۷
	حلقہ سیالکوٹ		
۶	قلعہ صوبا سنگھ	۲۰۴	۱۴۶
۷	دانہ زید کا	۱۵۶	۱۰۴
۸	ننگل رندھیر	۲۶	۱۵
۹	داعی والہ سیداں	۱۶۵	۱۰۸
۱۰	ہیڈ مرالہ	۲۹۰	۱۴۲
۱۱	سیالکوٹ	۵۲۶	۳۳۱
	حلقہ امرتسر		
۱۲	اجنالہ	۱۱۱	۶۸
	حلقہ لاہور		
۱۳	لاہور شہر	۸۷۶۹	۵۳۲۴
۱۴	مزنگ	۲۹۰۴	۲۱۰۱
۱۵	جلو	۴۰	۲۲
	حلقہ شیخوپورہ		
۱۶	ننکانہ صاحب	۳۸۴	۳۲۴
۱۷	کرتو	۴۰	۲۶
	حلقہ گوجرانوالہ		
۱۸	گوجرانوالہ	۲۶۲۳	۱۵۹۰
۱۹	فیروزوالہ	۲۸۵	۱۶۴
۲۰	سوہاوہ	۴۷	۲۹
۲۱	ترگڑی	۲۰۵	۱۲۴
۲۲	وزیرآباد	۶۱۱	۳۷۷
۲۳	حافظ آباد	۶۹۳	۳۹۶
۲۴	کھیوے والہ کرنکا کولو	۱۳۴	۷۷
۲۵	مدرسہ	۱۱۹	۷۰
۲۶	پھلوکے	۵۴	۳۰
۲۷	تونگی بہے	۳۱	۱۴
۲۸	سلوکی چیٹہ	۲۲	۱۵
	حلقہ ضلع لائل پور		
۲۹	گھتو والی ۳۱۲	۸۱	۴۶
۳۰	گوجرہ	۳۲۲	۱۸۹
۳۱	گوکھووال ۲۷۶	۳۴۵	۲۵۸
۳۲	کلیان پور ۲۴۳	۱۶۹	۹۴
۳۳	کھیوہ چک ۱۳۶	۷۰	۳۸
۳۴	تلونڈی ۱۰۸	۳۰۳	۱۸۴
۳۵	چک ۲۸۳	۵۵	۳۶
۳۶	لودھی ننگل	۴۹	۲۸
	حلقہ شاہ پور سرگودہا		
۳۷	چک ۸۶-۸۷-۸۸	۹۷	۶۹
۳۸	جھاوریاں	۱۲۷	۷۰
	حلقہ ضلع گجرات		
۳۹	دھیر کے کلاں	۲۱۴	۱۳۲
۴۰	شادی وال	۱۷۵	۱۲۰
۴۱	جبوکے	۵۶	۳۰
۴۲	ننگے	۷۳	۵۳
۴۳	سعد اللہ پور	۲۸۲	۱۶۵
۴۴	چک سکندر	۳۲۵	۱۹۹
۴۵	گھٹیر	۹۱	۶۰
۴۶	سوک کلاں	۳۷	۲۳
	حلقہ ضلع جہلم		
۴۷	جہلم	۱۳۷۶	۸۴۷
۴۸	رہتاس	۱۰۳	۹۱
۴۹	چکوال	۴۷۸	۳۲۵
	حلقہ ڈیرہ غازیخان		
۵۰	ڈیرہ غازی خاں	۱۰۹۵	۶۶۱
	حلقہ صوبہ سرحد		
۵۱	نوشہرہ	۱۶۰۰	۹۵۵
۵۲	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۵۴۳	۳۵۳
۵۳	بلوٹ	۴۵۷	۲۹۲
	حلقہ ضلع ملتان		
۵۴	ملتان	۱۵۹۷	۹۵۹
۵۵	بہاولپور	۲۰۳	۱۳۷
۵۶	لیہ	۷۸	۴۵
۵۷	کھروڑ پکا	۳۷۸	۲۱۰
۵۸	بہاول نگر	۳۹۴	۲۳۴
۵۹	رحیم یار خان	۴۴	۱۸
۶۰	جلہ ارائیاں	۹۱	۶۳
۶۱	دیوا سنگھ	۱۲۰	۹۶
	حلقہ منٹگمری		
۶۲	منٹگمری	۲۶۹۱	۱۸۴۴
۶۳	پاک پٹن	۹۹۳	۵۳۶
۶۴	چک منشی احمد یانوالہ	۵۳۸	۳۴۶
۶۵	نائی والہ	۱۷۸	۹۱
	حلقہ ضلع جالندھر		
۶۶	بنگہ	۲۲۶	۱۵۲
۶۷	کریام	۳۶۳	۲۲۴
۶۸	شیخ والی میانوالی	۲۷	۱۸
	حلقہ ضلع لدھیانہ		
۶۹	لدھیانہ	۶۰۵	۳۱۱
	حلقہ پٹیالہ		
۷۰	سنور	۵۹۶	۳۴۷
۷۱	نابھہ	۴۸۱	۳۲۵
	حلقہ دہلی شملہ		
۷۲	شملہ	۹۰۹۷	۶۲۴۷
۷۳	دہلی چھاؤنی	۹۴	۹۲
۷۴	رہتک	۶۰۹	۴۰۶
	حلقہ ریاست جموں و کشمیر		
۷۵	اکھنور	۱۱۴	۷۶
۷۶	کالابن	۹	۶
	علاقہ سندھ		
۷۷	گوٹھ مہر محمد بوٹا	۸۵	۶۱
۷۸	پنجورہ سٹیٹ	۱۸۵	۱۰۲
	حلقہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ		
۷۹	آگرہ	۳۳۲	۲۲۳
۸۰	میرٹھ	۱۰۰۷	۵۷۵
۸۱	چندوسی	۳۰	۲۱
	حلقہ سی پی		
۸۲	مہگاؤں	۸۸۵	۵۸۲
	حلقہ بمبئی		
۸۳	پونا	۴۹۳	۲۷۳
	حلقہ حیدرآباد دکن		
۸۴	حیدرآباد دکن	۷۳۲۲	۴۰۹۴
۸۵	عثمان آباد	۹۳	۴۹
۸۶	محبوب نگر	۲۰۵	۱۱۷
	حلقہ علاقہ میسور		
۸۷	ویگورسہ	۱۷۹	۱۰۸
	حلقہ مدراس - مالابار - سیلون		
۸۸	مدراس	۳۰۰	۱۷۵
	حلقہ برما و پورٹ بلیر		
۸۹	رنگون	۵۰۰	۳۵۴
	جماعت ہائے متفرق		
۹۰	برج درکس	۱۱۵۹	۸۵۳
	حلقہ بیرون ہند		
۹۱	کبابیر	۸۰	۴۷
۹۲	حیفا	۶۰	۳۲
۹۳	ممباسہ کھنڈی	۷۸۹	۵۵۵

جدید کمیٹی مکانات کے حصہ داران کو اطلاع

تمام ایسے دوست جنہوں نے دس دس روپے والی کمیٹی مکانات میں شمولیت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں۔ اور بعض امور بھی دریافت کئے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کمیٹی مذکور کے حصہ داروں کی تعداد ابھی پوری نہیں ہوئی۔ جب حصہ داروں کی تعداد پوری ہو جائے گی۔ تو ان کی اپنی کمیٹی قواعد مرتب کرنے اور جگہ وغیرہ تجویز کرنے کے لئے مقرر کی جائے گی۔ ہر دست کسی دوست کو روپیہ بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔

نیز ایسے دوسرے دوستوں کی خدمت میں کہ جن کا ارادہ قادیان میں مکانات بنانے کا ہو اور فی الحال وہ اس کمیٹی میں شامل نہیں ہوئے۔ گذارش ہے۔ کہ وہ جلد از جلد کمیٹی مذکورہ کے حصہ دار بن جائیں۔ کیونکہ کل ۱۲۰ حصص ہیں۔ جن میں سے اس وقت صرف تیس کے قریب حصے باقی ہیں۔ اگر وہ جلد خرید لئے جائیں۔ تو جلد عملی صورت میں کام شروع کیا جا سکے امید ہے کہ احباب فوری توجہ فرمائیں گے۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ میں احراری بدزبانی

یکم فروری - لال حسین اختر ۱۲½ بجے کی گاڑی سے پسرور سٹیشن پر اترا - اس کے ہمراہ شیخ سلطان احمد ساکن دھرم کوٹ بھی تھا - احراری ان کو بینڈ اور جلوس کے ساتھ شہر میں لائے - شیخ سلطان احمد تو عصر کے وقت اسی روز نوشہرہ پہنچ گیا لیکن لال حسین پسرور رہا - دوسرے روز ۹ بجے کے قریب بینڈ اور باجہ اور باوردی احراریوں کے ساتھ جو کالٹھیوں اور تلواروں سے مسلح تھے - لال حسین پسرور سے نوشہرہ آیا - بشکل جلوس نوشہرہ کے گرد چکر لگا کر جلسہ گاہ میں جو انہوں نے گاؤں سے باہر بنایا ہوا تھا پہنچے - اور جلسہ شروع ہوا - صدر جلسہ نے اپنی تقریر میں کہا - مرزا صاحب نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے نیز کہا کہ میں کرشن اور جے سنگھ بہادر ہوں - اس کی تفصیل لال حسین اختر بیان کریں گے - اس کے بعد ایک نظم ایک لڑکے نے پڑھی - جس میں بہت سے بیہودہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت استعمال کئے گئے تھے - اس کے بعد مولوی بشیر احمد احراری نے تقریر کی جس میں لوگوں سے کہا - میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں - کہ آپ احمدیوں سے تعلقات نہ رکھیں - اگر اس وقت اسلامی تلوار ہوتی - تو ان کا تلوار سے فیصلہ کیا جاتا - تم ان سے میل جول ہرگز نہ رکھو تنگ آ کر خود بخود سیدھے ہو جائیں گے -

اس کے بعد شیخ سلطان احمد کی تقریر شروع ہوئی - اس نے کہا مرزائی کہتے ہیں - کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اور احترام کرتے ہیں - حالانکہ درپردہ ان کی سخت ہتک کرتے ہیں - مثلاً مرزائی جسمانی معراج کے قائل نہیں - اسی طرح شق القمر کے منکر ہیں - جس طرح ابوجہل نے یہ معجزہ دیکھ کر کہا تھا - کہ آپ جادوگر ہیں ایسا ہی مرزا صاحب نے اس معجزہ کو نہیں مانا - اور اس کو صرف چاند گرہن ظاہر کیا ہے - مرزا صاحب جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں کا انکار کرتے ہیں ساتھ ہی اپنی بڑائی ظاہر کرتے ہیں - چنانچہ مرزا صاحب معراج جسمانی کے تو منکر ہیں - مگر اپنے متعلق کہتے ہیں - کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خدا بن گیا ہوں اور میں نے زمین اور آسمان بنایا - ایک بجے کے قریب جلسہ نماز ظہر کے لئے برخواست ہوا - ۲ بجے پھر جلسہ شروع ہوا اس میں لال حسین نے تقریر کی - جس میں کہا علماء نے مرزائیوں کو کافر نہیں کہا بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مرزائیوں کو کافر کہا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں ایک گروہ اٹھنے والا ہے - تمام ارکان اسلام بجا لائے گا - لیکن پھر بھی کافر ہوگا - حدیث میں لا نبی بعدی آتا ہے - اگر آج دینی حکومت ہوتی تو مرزا صاحب ضرور قتل کئے جاتے -

مرزا صاحب نے کہا ہے - جو مسلمانوں میں سے مجھے نہیں مانتا وہ سوروں کی اولاد ہے اس زمانہ میں ہر قسم کے نبی ہیں - خسرہ نبی - چوہڑہ نبی - اور جے سنگھ بہادر تو مرزا صاحب نے خود اپنے آپ کو کہا ہے - آخر میں تمام حاضرین سے کہا - کہ تم مرزائیوں کا مکمل طور پر بائیکاٹ کرو اور ان سے کسی قسم کے لین دین مت کرو نہ ان سے السلام علیکم کہو - جو لوگ تم سے اس عہد پر قائم رہیں گے وہ اپنے ہاتھ اونچے کریں - اس پر حاضرین میں سے اکثر نے ہاتھ کھڑے کئے - اس کے بعد کچھ دیر اور بکواس کر کے جلسہ بند کر دیا - لال حسین نے دوران تقریر میں چونکہ ہمیں مناظرہ کا چیلنج بار بار دیا تھا - اس لئے مولوی محمد عبد اللہ صاحب کی قیادت میں ہم تمام احمدی دوست ان کے جلسہ گاہ کے قریب گئے - اور ایک آدمی صدر جلسہ کے پاس بھیجا کہ وہ اپنے دو نمائندے بھیج کر شرائط کا فیصلہ کر لیں - چنانچہ ان کی طرف سے شیخ سلطان احمد اور مولوی بشیر احمد آئے ہماری طرف سے خاکسار اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب تھے - مگر باوجود پوری کوشش کے مناظرہ کی شرائط طے نہ ہو سکیں آخر شیخ سلطان احمد کی خواہش پر بعد نماز عشاء رات کے ۱۲ بجے تک اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر شیخ سلطان احمد احراری سے ہمارے احمدی دوست عبد الباسط صاحب کا مناظرہ ہوا - ہماری طرف سے ایسے زبردست دلائل دیئے گئے کہ غیر احمدی مناظر ان میں سے کسی کا رد نہ کر سکا جس کا

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کی کتابوں کی قیمتوں میں نمایاں کمی،

نئے سال کے نئے تحفے

احباب جماعت کی علمی۔ مذہبی اور روحانی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے گزشتہ سالوں کی طرح اس دفعہ بھی بکڈپو نے کئی ہزار روپیہ صرف کرکے مندرجہ ذیل کتب شائع کی ہیں۔ اور انکی قیمتوں میں بھی اتنی کمی کردی ہے۔ کہ خود دوست بھی حیران ہونگے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی بک ڈپو کی نئی مطبوعات میں سے بعض کے خریدنے پڑھنے اور انہیں غیر احمدیوں اور غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کی پرزور سفارش فرمائی تھی :

تذکرہ

یعنی مجموعہ الہامات۔ کشوف و رویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ وہ معرکۃ الآراء تالیف ہے۔ جس کے متعلق جلسہ سالانہ سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے متعدد بار اعلان الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اور جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہر احمدی کو تاکیداً فرمایا تھا۔ کہ وہ اُسے خریدے اور بلاناغہ پڑھے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ دوستوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا۔ اب صرف پچاس نسخے باقی ہیں۔ وہی دوست اس نعمت غیر مترقبہ کو حاصل کرسکیں گے۔ جو جلد سے جلد اپنی درخواستیں بھیجدینگے۔ تقطیع بڑی۔ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی عمدہ حجم ۸۰۰ صفحہ۔ سارے کپڑے کی جلد اور قیمت صرف اڑھائی روپیہ :

احمدیت یعنی حقیقی اسلام

یہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی وہ بیش بہا تصنیف ہے۔ جو حضور نے اسلام کی حقانیت اور احمدیت کی صداقت پر لکھی تھی۔ پہلے اس کی عام قیمت تھی۔ مگر اب عام اشاعت کی خاطر قسم اول کی قیمت ۱۱ر مجلد عہ ر اور قسم دوم کی ۹ر اور مجلد ۱۰ر کردی ہے۔

جلسہ سالانہ پر حضرت صاحب نے بھی اس کی اشاعت کیلئے دوستوں کو خاص طور پر تاکید فرمائی تھی۔ امید ہے۔ کہ احباب جماعت اس نہایت ہی مفید ضروری۔ اور بیش قیمت تصنیف کو خرید کر اپنوں اور پرایوں میں تقسیم کرینگے :

دعوت الامیر

یہ بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مشہور تصنیف ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ اور اس کی صداقت پر بہترین دلائل رقم فرمائے ہیں۔ اس کی بھی پہلے عام قیمت تھی۔ مگر اب عام اشاعت کیخاطر قسم اول کی قیمت ۱۱ر اور مجلد قسم اول کی ۱۵ر قسم دوم ۹ر اور مجلد قسم دوم کی ۱۰ر کردی ہے۔ حضرت صاحب نے جلسہ سالانہ پر اس کے لئے بھی دوستوں کو فرمایا تھا۔ کہ وہ اس کو غیر احمدیوں میں کثرت سے تقسیم کریں :

سیرت خاتم النبیین حصہ اوّل

مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

یہ کتاب پندرہ سولہ سال قبل بھی چھپی تھی۔ مگر اس وقت صاحبزادہ صاحب موصوف کے مدنظر صرف وہ نوجوان تھے۔ جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق عام معلومات بہم پہنچانا مقصود تھا۔ مگر اب اس پر از سر نو نظر ثانی اور بہت زیادہ قیمتی اضافہ کرکے چھپوایا گیا ہے۔ تاکہ مبتدی اور منتہی سبھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ پہلے اس کی قیمت سوا دو روپیہ تھی۔ مگر اب صرف ایک روپیہ کردیگئی ہے۔ حالانکہ اس میں مضمون بھی زیادہ ہے اور صفحات بھی زیادہ۔ مجلد کی قیمت عہ ہے۔ جنہوں نے اس کا دوسرا حصہ خرید اہوا ہے انہیں تو یہ نیا ایڈیشن ضروری ہی خریدنا چاہئے۔ کیونکہ اس کے بغیر ان کی معلومات مکمل نہیں ہوسکتیں :

اسمہٗ احمد حصہ دوم

یہ مکرمی جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کا وہ پُر حقائق لیکچر ہے۔ جو اس دفعہ جلسہ سالانہ پر دیا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال سے ہی بتلایا گیا ہے۔ کہ آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کس قدر حقیقی عشق تھا۔ دوستوں کو چاہئے۔ کہ رسالہ ہذا غیر احمدیوں میں کثرت سے تقسیم کریں۔ تاکہ انہیں معلوم ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے۔ حجم ۸۰ صفحہ بڑا سائز۔ مگر عام اشاعت کی خاطر قیمت صرف ۲ر :

انکے علاوہ مندرجہ ذیل کتب بھی جو بکڈپو نے یا دوسرے کتبخانوں نے چھپوائیں ہمارے ہاں موجود ہیں۔ دوستوں کو چاہئے۔ کہ یہ بھی ہم سے منگوائیں :

کشتی نوح بڑا سائز ۱ر مجلد ۲ر :

آسمانی فیصلہ - ۲ر :

سیرت المہدی حصہ اول عہ۔ مجلد عہ ر :

فتاوےٰ احمدیہ عہ ر مجلد عہ :

ملنے کا پتہ:- بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان (پنجاب)

وصیتیں

نمبر ۴۸۸ :- منکہ اسد اللہ خان ولد میاں واحد بخش صاحب قوم پتوار پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت ۹ر جنوری ۱۹۳۵ء ساکن سومیانی ڈاکخانہ رودجہاں غربی ضلع ڈیرہ غازیخان تحصیل راجن پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

۱- اس وقت میری ملکیت میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔

۲- اس وقت میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اب پندرہ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔

۳- میری وفات کے بعد جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی :

۴- اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا کل حصہ بمد وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو وہ اداشدہ قیمت یا حصہ یا جزو حصہ میرے ترکہ میں سے اداشدہ شمار ہوگا۔ فقط والسلام ۲۲ ۱/۳۶

العبد:- بقلم خود اسد اللہ سکنہ سومیانی ڈاکخانہ رودجہاں غربی ضلع ڈیرہ غازی خان حال مقیم قادیان ۲۲ ۱/۳۶

گواہ شد:- عبد الرحمٰن خان ولد محمد حیات خان ساکن ملتان حال کلرک دفتر امور خارجہ قادیان

گواہ شد:- بقلم خود عنایت اللہ ولد چودھری عبد اللہ سکنہ قادیان ۲۲ ۱/۳۶

نمبر ۴۹۲ :- منکہ محمد علی احمدی ولد حاجی امام بخش صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن شاہجہانپور ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع شاہجہانپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۱۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

۱- اس وقت میری ملکیت میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ (۲) اس وقت میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اب ۴۵ روپے ہے۔ (۳) میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ یعنی دسواں حصہ بمد وصیت خزانہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہونگا۔ ۴۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۵) اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔

نقلاً مورخہ ۴ ار نومبر ۱۹۳۵ء

العبد۔ خاکسار محمد علی احمد بقلم خود ہیڈ مینیجر جیبٹ کمشنر ہاؤس دہلی۔ گواہ شد:۔ محمد یعقوب ٹیچر ایم۔ بی۔ مڈل سکول پہاڑ گنج دہلی۔ گواہ شد:۔ سید محمد حسین کلرک میونسپلٹی ۳۴ ۳ جی پچ روڈ دہلی ؛

نمبر ۵۹۴۹:۔ منکہ رشیدہ بیگم فرحت جہان زوجہ چودھری مظفر الدین صاحب بی۔ اے مبلغ سلسلہ عالیہ قوم قریشی عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ (۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(الف) مہر ۵۰۰/- روپیہ جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ (ب) سونے کے کڑے جس کا وزن پندرہ تولے ہے۔ اور قیمت پانصد روپیہ ہے۔ باقی سونے کے زیور مثلاً چوڑیاں بُندے، انگوٹھی۔ تیلی۔ جس کی کل قیمت ۲۳۰ روپیہ ہے۔ (ج) چاندی کا زیور جس کا وزن ۱۴ تولے اور قیمت مبلغ ۲۰ روپے ہے۔

العبد:۔ رشیدہ بیگم فرحت جہاں بقلم خود۔ گواہ شد:۔ مظفر الدین بقلم خود قادیان۔ گواہ شد:۔ شبیر علی بقلم خود قادیان۔ گواہ شد:۔ خاکسار محمد اسمٰعیل عفی عنہ قادیان ۱۰/۱/۳۶

نمبر ۴۹۸۹:۔ منکہ سید احمد زمان شاہ ولد سید حبیب اللہ شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ (دسویں حصہ کی) صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ میری اس وقت تنخواہ مبلغ ۵۲/-/- روپے ماہوار ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرکے رسید حاصل کرتا رہونگا۔

العبد

سید احمد زمان شاہ احمدی بقلم خود اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس تھانہ متھرا ضلع پشاور ڈاکخانہ اسلامیہ کالج پشاور۔ گواہ شد:۔ سید شاہ محمد ہزاروی بقلم خود معرفت تحریک جدید قادیان۔ دارالامان گواہ شد:۔ سید مقصود علی محمد بقلم خود۔ ساکن مانسہرہ ضلع ہزارہ حال وارد قادیان

نمبر ۴۹۲۳:۔ منکہ محمد عالم ولد کرم داد قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۳۱ء ساکن فتح پور ڈاکخانہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میں ۴۵/- روپیہ ماہوار تنخواہ لیتا ہوں اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور ۱/۱۰ ماہوار بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہونگا۔ اگر میری آمد بڑھ جائے۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے سے پہلے کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر وصیت حاوی ہوگی۔

اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد پیدا یا ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اس نئی پیدا شدہ جائیداد میں سے کوئی حصہ یا رقم اپنی زندگی میں ادا کرکے فوت ہوجاؤں تو اس میں سے منہا سمجھی جائے گی۔ اور اس وقت سوائے میری تنخواہ کے کوئی میری جائیداد نہیں ہے ؛ العبد۔ محمد عالم بقلم خود ولد کرم داد سب انسپکٹر زمیندارہ بنکس چونیاں ضلع لاہور ؛ گواہ شد:۔ مولوی احمد الدین ولد قدرت اللہ ساکن دہلی لوکل صدر چونیاں ضلع لاہور ؛ گواہ شد:۔ مرزا محمد جمیل بیگ میونسپل کمشنر چونیاں ضلع لاہور سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ چونیاں۔ بقلم خود ؛

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ فروری معلوم ہوا ہے۔ کہ ملک معظم شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی تاج پوشی مئی ۱۹۳۷ء میں عمل میں آئے گی۔ چونکہ شاہی ارکان حکومت کی ایک بہت بڑی تعداد اس میں شریک ہوگی اس لئے توقع ہے کہ اعلان جلد کیا جائیگا اکتوبر ۱۹۳۷ء میں آپ ہندوستان آکر رسم تاج پوشی ادا کریں گے۔

نئی دہلی ۱۰ فروری سرکاری طور پر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ رائل ایر فورس کا ۱۱ طیاروں پر مشتمل ایک بیڑہ جو ہفتہ کے روز دہلی کلکتہ کے لئے روانہ ہوا۔ اس میں سے ایک جہاز آگرہ اور کانپور کے درمیان آندھی اور بادلوں کی وجہ سے نیچے گر گیا۔ جس سے ایک فرپرواز سٹرکاکس ہلاک اور ایک اور افسر مجروح ہوا۔

بمبئی ۱۰ فروری۔ بمبئی کے ایک کارخانہ کے آٹھ سو مزدوروں نے کارخانہ کے جدید قوانین کے خلاف بطور پروٹسٹ ہڑتال کر دی ہے اس لئے کام بالکل بند ہے۔

ڈیسی ۱۰ فروری۔ کل سات اطالوی طیاروں نے شہنشاہ حبشہ کی زندگی کا خاتمہ کرنے کے لئے ڈیسی پر ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک بمباری کی۔ جس قدر بم شاہی محل کے قریب گرے ان میں بڑے بڑے آتشیں اور ہلاکت آفرین بم بھی تھے لیکن بادشاہ کو کوئی گزند نہیں پہنچا۔ بمباری سے دو اشخاص ہلاک اور چار مجروح ہوئے۔ بموں سے بعض مقامات پر آگ بھی لگ گئی۔

لاہور ۱۰ فروری۔ آج تحریک شہید گنج کے سلسلہ میں پانچ رضاکاروں پر مشتمل ایک جتھہ نکالا گیا جسے حسب معمول گرفتار کر لیا گیا۔ سی آئی۔ ڈی پولیس کافی تعداد میں شاہی مسجد کے چاروں طرف متعین رہتی ہے۔ بہت سے کارکن مسجد کے اندر بھی رہتے ہیں۔ جو دونوں ڈکٹیٹروں کی نقل و حرکت کی نگرانی کرتے ہیں۔

پشاور ۱۰ فروری۔ پولیٹیکل تحصیلدار کوہاٹ نے سرحد کے مشہور باغی رحیم گل کو گرفتار کر لیا ہے

دمشق ۱۰ فروری۔ شام کے قوم پرستوں نے حکومت فرانس کے خلاف ایک ہنگامہ خیز بیان جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ فرانس نے چونکہ ہمارے ملک کو تباہ کر دیا ہے۔ اس لئے ہم فرانسیسی اقتدار کا خاتمہ کر کے دم لیں گے معلوم ہوا ہے۔ حکومت نے اس بیان کو قابل ضبطی قرار دیدیا ہے

زنجبار ۱۰ فروری۔ زنجبار میں گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں کچھتر عربوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

کیپ ٹاؤن ۱۰ فروری۔ رائل ایر فورس کا ایک ہواباز مسٹر روز نے انگلستان سے کیپ ٹاؤن (افریقہ) تک پرواز کا ایک جدید ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اس نے یہ سفر تین دن ۱۷ گھنٹے ۳۷ منٹ یعنی سابقہ ریکارڈ سے سوا تیرہ گھنٹے کم عرصہ میں طے کیا۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ کل صبح انگلستان کے دو مشہور فلم سٹوڈیو میں آگ لگ گئی نقصان کا اندازہ ۴ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ کیا جاتا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ فروری۔ آج اسمبلی میں سوالات کے بعد التوا کی تین تحریکیں پیش ہوئیں جنہیں صدر نے ناجائز قرار دیدیا۔ پہلی تحریک ڈاکٹر کھارے نے پیش کی جو اس معاملہ پر بحث کرنے کے لئے تھی۔ کہ موضع بندا کے معاملہ پر تحریک التوا کو گورنر جنرل نے ناجائز قرار دے کر قانونی قواعد کا غلط استعمال کیا ہے۔ دوسری اور تیسری تحریکیں دو اور ارکان کی طرف سے مدراس اور رنگون کے درمیان بلا واسطہ ترسیل ڈاک کو منسوخ کرنے اور زنجبار کے فساد میں ہندوستانیوں کے اتلاف جان کے سوال پر بحث کرنے کے متعلق تھیں۔ صدر نے تینوں تحریکوں کو ناجائز قرار دے دیا۔

نئی دہلی ۱۰ فروری۔ سٹیٹسمین کا نامہ نگار ناگپور سے لکھتا ہے۔ کہ گاندھی جی کے بڑے لڑکے مسٹر ہیرالال نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ ہندوؤں میں مجلسی اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔ نیز کہا۔ کہ عیسائیت اور اسلام میں داخل ہونے کا خیال نہایت سرعت سے ہندوؤں کے دلوں میں جاگزین ہو رہا ہے۔

لاہور ۱۰ فروری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی موجودہ دیہاتی پارٹی نے جدید دستور اساسی کے نفاذ پر سر میاں فضل حسین کی رہنمائی میں کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ امید ہے کہ میاں صاحب موصوف ہی پنجاب اسمبلی میں اس پارٹی کی رہنمائی کریں گے۔ نیز آپ جدید دستور اساسی کے ماتحت پنجاب کے سب سے پہلے وزیر اعظم بننے کی کوشش کریں گے۔

نئی دہلی ۱۰ فروری۔ ہندوستان میں اٹلی کی طرف سے ہندوستانی زبان میں جو پراپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند سرکاری طور پر اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کے لئے تیار نہیں۔

نیویارک ۱۰ فروری۔ امریکہ کی ایک آبشار سخت سردی کے باعث جم گئی ہے۔ سردی کی وجہ سے امریکہ کی سینیٹ واشنگٹن میں اپنا اجلاس نہ کرے گی۔ نیویارک میں برف ہٹانے کے لئے حکومت کو دس لاکھ پونڈ خرچ کرنے پڑے۔

کلکتہ ۱۰ فروری۔ کلکتہ میں دو مزدور لیڈروں کو امن عامہ میں خلل ڈالنے کی کوشش کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

امرتسر ۱۰ فروری۔ گیہوں تیار ۳ روپے ۲ آنے نخود تیار ۲ روپے سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی دیسی ۵۰ روپے ۱۲ آنے ہے

لاہور ۱۰ فروری۔ آج سشن جج لاہور کی عدالت میں مسجد شہید گنج کے متعلق مقدمات کی مزید سماعت ہوئی۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ دو متوازی مقدمات میں سے ڈاکٹر محمد عالم کے دائر کردہ مقدمہ کی سماعت پہلے ہو۔ اور مسٹر نورالدین بیرسٹر والے مقدمہ کی بعد میں۔

نئی دہلی ۱۰ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ اوٹاوہ کے متعلق متحدہ کارروائی کرنے کے لئے کانگرس اور انڈی پنڈنٹ پارٹی کے لیڈروں میں تبادلہ خیالات ہونے والا ہے۔

لنڈن ۱۰ فروری بین الاقوامی حالات سے متاثر ہو کر وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ ملکی تحفظ کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے ۳۰ کروڑ پونڈ خرچ کئے جائیں گے۔

کلکتہ ۱۰ فروری۔ ہنگلی کے پٹ سن کے کارخانہ میں ہڑتال آج ختم ہو گئی۔ اور مزدوروں نے کام شروع کر دیا ہے۔ اس کے باوجود کارخانہ کے نواح میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ جو دو ماہ تک جاری رہے گی۔

روم ۱۰ فروری۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ صوبہ اوگاڈن کے متعدد مقامات پر اطالوی ہوائی جہاز شدید بمباری کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے حبشی ہلاک ہو چکے ہیں۔ حبشی افواج اطالویوں پر شبخون مار کر انہیں سخت پریشان کر رہی ہیں۔ تمبین اور حیکالے کے علاقوں میں سینکڑوں اطالوی اس طرح موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں۔

کوکناڈا ۱۰ فروری۔ اندھرا پردیش کانگرس کی کانفرنس نے نئے آئین کے ماتحت عہدے قبول کرنے کے حق میں ریزولیوشن پاس کر دیا ہے۔

لاہور ۱۰ فروری۔ معلوم ہوا ہے پنڈت مالویہ جو کانگرس نیشنلسٹ پارٹی اور ہندو سبھا دونوں کے صدر ہیں۔ آئندہ انتخابات میں نیشنلسٹ پارٹی کی طرف سے ہی امیدوار کھڑے کریں گے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی